پڑوسی کے حقوق

03/08/2017

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ط

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡم ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصۡحٰبِكَ یَا حَبِیۡبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصۡحٰبِكَ یَا نُوۡرَ اللّٰہ

نَوَیۡتُ سُنَّتَ الۡاِعۡتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے کہ نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمَّت، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: جو شخص جُمُعہ کے دن مجھ پر دُرُود شریف پڑھے گا، تو بروزِ قیامت اُس کی شفاعت میرے ذِمّۂ کرم پر ہو گی۔ (کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب السادس فی الصلاۃ علیہ علی آلہ، ۱/۲۵۵، الجزء الاول، حدیث: ۲۲۳۶)

شافی و نافی ہو تم کافی و وافی ہو تم درد کو کر دو دوا تم پہ کروروں درود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۹)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ”نِیَّۃُ الۡمُؤۡمِنِ خَیۡرٌ مِّنۡ عَمَلِہٖ“ مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔(1)

---

1 ۔۔۔ معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی۔۔۔ الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔
(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب **"عیونُ الحکایات (حصہ دوم)"** کے صفحہ نمبر 240 پر ایک نہایت سبق آموز حکایت موجود ہے، آیئے! ہم بھی نہایت توجہ کے ساتھ سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں، چنانچہ

حاتِم طائی کی سخاوت

حضرت سیِّدُنا مِلحان طائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے منقول ہے، حاتِم طائی کی زوجہ نے اس کی سَخاوت کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ ایک مرتبہ قَحط سالی نے پورے ملک کو اپنی لپیٹ میں لے لیا، زمین نے بالکل سبزہ نہ اُگایا۔ آسمان سے پورا سال بارش نہ ہوئی۔ اُونٹ (Camel) سارا سارا دن پانی کی تلاش میں پھرتے لیکن انہیں ایک قطرہ پانی نہ ملتا۔ ہر ذِی رُوح (جاندار) بُھوک و پیاس سے بے تاب تھا۔ ایک رات سردی نے اپنا پورا زور دکھا رکھا تھا اور ہمارے گھر میں کھانے کیلئے ایک لُقْمہ بھی نہ تھا۔ ہمارے بچے، عبدُاللّٰہ، عَدِی، اور (ایک بیٹی) سِفَّانَہ بھوک سے بِلْبِلا رہے تھے۔ بالآخر رات کافی دیر بعد

www.dawateislami.net

تھک ہار کر دونوں بچے سو گئے۔ ہم نے انہیں ایک چٹائی پر لِٹا دیا، پھر تیسرے کو بہلانے لگے، بالآخر وہ بھی سو گیا۔ حاتم طائی نے کہا: آج نہ جانے مجھے نیند کیوں نہیں آرہی؟ پھر وہ اِدھر اُدھر ٹہلنے لگا۔ اچانک ہمارے گھر کے باہر کسی کی آہٹ سُنائی دی، حاتم طائی نے بلند آواز سے کہا: کون ہے؟ لیکن کسی نے جواب نہ دیا۔ میں باہر گئی اور حالات کا جائزہ لے کر واپس آئی اور حاتم طائی کو بتایا: آپ کی فُلاں پڑوسن ہے، اس کَڑے وقت میں آپ کے علاوہ کوئی اور اسے نظر نہ آیا جس کے پاس جا کر پناہ لیتی۔ اپنے بُھوکے بچوں کو آپ کے پاس لائی ہے۔ وہ بھوک سے اس طرح بلبلا رہے ہیں جیسے کسی جانور کے بچے چیختے ہیں۔ یہ سُن کر حاتم طائی نے کہا: اسے جلدی سے میرے پاس لاؤ۔ میں نے کہا: ہمارے اپنے بچے بُھوک سے مرے جا رہے ہیں، انہیں دینے کیلئے ہمارے پاس کچھ نہیں تو پھر بیچاری پڑوسن اور اس کے بچوں کی ہم کیا مدد کریں گے؟ حاتم طائی نے کہا: خاموش رہو، اللہ تعالیٰ ضرور تمہارا اور ان سب کا پیٹ بھرے گا۔ جاؤ! جلدی سے اس دُکھیاری ماں کو اندر بُلا لو۔ میں نے اسے بُلا لیا۔ اس غریب نے 2 بچے اپنی گود میں اُٹھائے ہوئے تھے اور 4 بچے اس سے لپٹے اس کے پیچھے آرہے تھے۔ حاتم طائی نے انہیں کمرے میں بٹھایا اور اپنا ایک عُمدہ جانور ذبح کرکے آگ جلائی۔ جب شُعلے بُلند ہونے لگے تو چُھری لے کر اس کی کھال اُتاری پھر اس عورت کی طرف چُھری بڑھاتے ہوئے کہا: کھاؤ! اور اپنے بچوں کو بھی کھلاؤ پھر مجھ سے کہا: تم بھی کھاؤ اور بچوں کو بھی جگا دو تاکہ وہ بھی اپنی بھوک مِٹا سکیں۔ ہماری پڑوسن تھوڑا تھوڑا گوشت کھا رہی تھی اس کی جھجک کو محسوس کرتے ہوئے حاتم طائی نے کہا: کتنی بُری بات ہے کہ تم ہماری مہمان (Guest) ہو کر تھوڑا تھوڑا کھا رہی ہو۔ یہ کہہ کر وہ ہمارے قریب ہی ٹہلنے لگا۔ ہم سب کھانے میں مصروف تھے اور حاتم طائی ہماری جانب دیکھ رہا تھا۔ ہم نے خوب سیر ہو کر کھایا، لیکن بخدا! حاتم طائی نے ایک بوٹی بھی نہ کھائی، حالانکہ وہ ہم سب سے زیادہ بھوکا تھا۔ صبح زمین پر ہڈیوں اور کُھروں کے سوا کچھ نہ بچا تھا۔ (عیون الحکایات، ۲ / ۲۴۰، ملخصا)

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت نصیحت کے کئی مدنی پھولوں کو اپنے دامن میں سَموئے ہوئے ہے، مثلاً پہلے کے لوگوں میں پڑوسیوں کی خیر خواہی اور ان کی تکلیفوں کا اِحساس کس قدر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا، حاتم طائی جو زمانۂ جاہلیت میں سخاوت میں کافی مشہور سمجھا جاتا تھا ، خُصوصاً اپنے پڑوسیوں (Neighbours) پر بہت زیادہ مہربان، ان کا سچا خیر خواہ اور حاجت مند پڑوسیوں کا سہارا تھا، اس کے پڑوس میں کوئی تکلیف میں مُبتلا ہوتا تو اس کی راتوں کی نیندیں اُڑ جاتیں اور اس پر بے سُکونی کی کیفیت طاری ہو جاتی۔ اس حکایت سے معلوم ہوا کہ پڑوسیوں کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش آنا، زمانۂ قدیم سے ہی لوگوں کے درمیان رائج تھا، پھر جب اسلام کا سُورج طُلوع ہوا تو اس عالمگیر مذہب اور بندوں کے حقُوق کے سب سے بڑے عَلَمبَردار دِین نے پڑوسیوں کے حُقوق کی اہمیّت کو مزید چار چاند لگا دیئے، چنانچہ دینِ اسلام کی خاطر مر مٹنے والوں، خدا تعالیٰ کے احکامات کے آگے سَرِ تسلیم خَم کرنے والوں اور مُصْطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے شیدائیوں نے اپنے اَقوال و کردار سے پڑوسیوں کے حقوق کی اَدائیگی اور ان کے ساتھ حُسنِ سُلُوک بجالانے کی وہ عظیم مثالیں قائم کر دکھائیں کہ جن کی مثال تاریخِ عالَم میں ملنی مشکل ہے۔

آیئے! بطورِ ترغیب پڑوسی کے ساتھ حُسنِ سُلُوک پر مشتمل ایک ایمان افروز حکایت سُنتے ہیں اور نصیحت کے مدنی پھول چنتے ہیں، چنانچہ

ایک پڑوسی کی توبہ

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن رجاءِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ کُوفہ میں امامِ اعظم ابُو حَنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پڑوس میں ایک موچی (Cobbler) رہتا تھا جو تمام دن تو محنت مزدوری کرتا اور رات گئے گھر میں مچھلی یا (کسی اور جانور کا) گوشت لے کر آتا پھر اسے بُھون کر کھاتا۔ اس کے بعد شراب پیتا، جب شراب کے نشے میں دُھت ہو جاتا تو خوب شوروغل کرتا۔ اس طرح رات گئے تک سلسلہ

www.dawateislami.net

رہتا یہاں تک کہ اسے نیند گھیر لیتی۔ کروڑوں حنفیوں کے عظیم پیشوا حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم ابُو حنیفہ رَحمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اس شور وغل سے بے حد تکلیف ہوتی، لیکن آپ تمام رات نماز میں مشغول رہتے۔ ایک رات اس ہمسایہ موچی کی آواز نہ سُنی۔ صبح کو اس کے بارے میں اِستفسار فرمایا تو آپ کو بتایا گیا کہ کل رات اس کو سپاہیوں نے پکڑ لیا ہے اور وہ قید میں ہے۔ امامِ اعظم رَحمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے نمازِ فجر ادا کی اور اپنی سواری پر سوار ہو کر خلیفہ (Caliph) کے پاس پہنچے اور اپنے آنے کی خلیفہ کو اطلاع بھجوائی۔ خلیفہ نے حکم دیا، آپ کی سواری کی لگام تھام کر نہایت ہی احترام کے ساتھ فرشِ شاہی تک لے آؤ اور آپ کو سواری سے نہ اُترنے دیا جائے۔ سپاہیوں نے ایسا ہی کیا۔ خلیفہ نے دریافت کیا: کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: میرا ایک ہمسایہ موچی تھا جسے کل رات سپاہیوں نے پکڑ لیا ہے اُس کی آزادی کا حکم فرمایئے۔ خَلِیفہ نے فرمان جاری کر دیا کہ اُس موچی (Cobbler) کو فوراً رِہا کر دو اور ہر اُس قَیدِی کو بھی رِہا کر دو، جو آج کے دن پکڑا گیا ہے، چنانچہ سب کو آزاد کر دیا گیا۔

پھر امامِ اعظم رَحمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ سواری پر سوار ہو کر چل دیئے۔ وہ ہمسایہ ان کے پیچھے پیچھے چلنے لگا تو امامِ اعظم رَحمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پوچھا: اے نوجوان! کیا ہم نے تمہیں کوئی تکلیف دی؟ اس نے عرض کی: نہیں بلکہ آپ نے تو میری مدد فرمائی اور میری سفارش فرمائی، اللہ تعالٰی آپ کو اس کی بہتر جزا عطا فرمائے کہ آپ نے ہمسائے کی حرمت اور حق کی رعایت فرمائی۔ اس کے بعد اس شخص نے توبہ کر لی اور گناہوں سے باز آگیا۔ (مناقب الامام الاعظم، ص۲۲۵، ۲۲۴، ملخصاً)

خیر خواہ ہم بھی پڑوسی کے بنیں یہ کرم یا مصطفٰے فرمایئے
نعمتِ اَخلاق کر دیجئے عطا یہ کرم یا مصطفٰے فرمایئے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ ہمارے امامِ اعظم ابُو حَنیفہ رَحمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے پڑوسیوں کے ساتھ کیسا حُسنِ سُلوک کا برتاؤ کرتے تھے، باوجود یہ کہ آپ کا پڑوسی شراب کے نشے

www.dawateislami.net

میں بدمست ہو کر رات گئے تک آپ کو اَذِیَّت دیتا اور آپ کی عبادات میں خلل کا سبب بنتا، مگر قُربان جایئے کہ وقت کے اتنے بڑے امام ہو کر بھی آپ نے اپنے پڑوسی کی اس تکلیف دہ حرکت پر اسے اینٹ کا جواب پتھر سے دینے یا کسی بھی طرح کی بد سُلوکی کرنے کے بجائے صبر کا مُظاہرہ کیا اور مسلسل دَرگُزر فرماتے رہے، حتّٰی کہ جب اسی پڑوسی کو کسی جُرم میں گرفتار کیا گیا تو آپ کے پاس یہ موقع تھا کہ اس کے خلاف مُقدّمہ بنوا دیتے یا خلیفہ وقت سے اس کی شکایت کر کے اسے سزا دلواتے مگر آپ نے ایسا کچھ نہیں کیا بلکہ حقِ پڑوس کی رعایت کرتے ہوئے خَلیفۂ وقت کے پاس جا کر اس کی جائز سفارش کر کے اسے قَید سے آزاد کروادیا۔ آپ کے اس حُسنِ اخلاق کا اس کے دل پر ایسا اثر ہوا کہ اس نے اپنے پچھلے تمام گُناہوں سے سچی توبہ کی اور ہمیشہ کیلئے گُناہوں سے باز آ گیا۔

بھری ہے جھولی ہر ایک گدا کی ہے دھوم چاروں طرف سخا کی
عطا ہو مجھ کو بھی طیبہ کا غم اِمامِ اعظم ابُو حنیفہ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص573)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ پڑوسی کی جانب سے اگر کوئی تکلیف پہنچ جائے تو ہمیں جذبات میں آ کر اس کے ساتھ لڑائی جھگڑا کرنے، اس کے خلاف تادیبی کاروائی کرنے یا اسے کسی طرح کا نُقصان پہنچانے کے بجائے صبر کا مُظاہرہ کرنا چاہیے، کیونکہ پڑوسی کی تکلیفوں پر صبر کرنے کی برکت سے انسان اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب بن جاتا ہے۔ چنانچہ

مَحبوبِ رَبُّ العزّت، مُحسنِ انسانیت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جن لوگوں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ محبت فرماتا ہے ان میں وہ شخص بھی شامل ہے، جس کا بُرا پڑوسی اسے ایذا دے تو وہ اس کی اِیذا رَسانی پر صبر کرے یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی زندگی یا موت کے ذریعے کفایت فرمائے۔

(معجم کبیر، ۱۵۲/۲، حدیث: ۱۶۳۷)

www.dawateislami.net

حقِّ پڑوس کیا ہے؟

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یاد رکھئے! حَقِ پڑوس صرف یہ نہیں کہ پڑوسی کو تکلیف پہنچانے سے اجتناب کیا جائے، بلکہ پڑوسی کی طرف سے پہنچنے والی تکالیف کو برداشت (Tolerate) کرنا بھی حقِ پڑوس میں شامل ہے۔ کیونکہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک شخص اپنے پڑوسی کو تکلیف نہیں پہنچاتا اور وہ اس کے بدلے اسے تکلیف نہیں دیتا، حالانکہ اس طرح پڑوس کا حق ادا نہیں ہوتا، لہٰذا صرف تکلیفوں کو برداشت کرنے پر ہی اِکتِفانہ کرے بلکہ ضروری ہے کہ اس کے ساتھ نَرمی اور اچھے طریقے کے ساتھ پیش آئے۔ (احیاء العلوم، کتاب اداب الالفة۔۔۔الخ، ۲/۲۶۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے پڑوسی کے ساتھ حُسنِ سُلوک سے پیش آئیں اگر وہ کسی آزمائش میں مُبتلا ہو مثلاً اس کا بچہ گم ہو جائے، اس کے یہاں فوتگی یا ڈکیتی ہو جائے، مکان یا چھت گر جائے، آگ لگ جائے یا وہ لائٹ، پانی، بیماری، روزگار، گھریلو ناچاکی یا جھوٹے مُقدّمے جیسے مسائل سے دوچار ہو تو ہمیں فوراً اپنی طاقت کے مطابق اس کی حاجت روائی کرتے ہوئے اسے مسائل کی دلدل سے نکالنے کی کوشش کرنی چاہیے، کیونکہ پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سُلوک کرنا ایسا بہترین عمل ہے کہ جس کی تعلیم خود ہمارا ربِّ کریم عَزَّ وَجَلَّ ہمیں ارشاد فرمارہا ہے۔ چنانچہ پارہ 5 سُورَۂ نِسَآء کی آیت نمبر 36 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَیْــٴًـا وَّ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّ بِذِی الْقُرْبٰى وَ الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ الْجَارِ ذِی الْقُرْبٰى وَ الْجَارِ الْجُنُبِ وَ الصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَ ابْنِ السَّبِیْلِۙ وَ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْؕ	ترجَمۂ کنزالایمان: اور اللہ کی بندگی کرو اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ سے بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور پاس کے ہمسائے اور دور کے ہمسائے اور کروٹ کے ساتھی اور راہ گیر اور

www.dawateislami.net

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ﴿۳۶﴾	اپنی باندی غلام سے بے شک اللہ کو خوش نہیں آتا کوئی اِترانے والا بڑائی مارنے والا۔

اس آیتِ مقدسہ کے تحت تفسیراتِ احمدیہ میں ہے کہ قریب کے ہمسائے سے مراد وہ ہے جس کا گھر اپنے گھر سے ملا ہوا ہو اور دُور کے ہمسائے سے مراد وہ ہے جو محلہ دار تو ہو مگر اس کا گھر اپنے گھر سے ملا ہوا نہ ہو یا جو پڑوسی بھی ہو اور رشتہ دار بھی وہ قریب کا ہمسایہ ہے اور وہ جو صرف پڑوسی ہو، رشتہ دار نہ ہو وہ دُور کا ہمسایہ یا جو پڑوسی بھی ہو اور مسلمان بھی وہ قریب کا ہمسایہ اور وہ جو صرف پڑوسی ہو مسلمان نہ ہو وہ دُور کا ہمسایہ ہے۔(تفسیرات احمدیہ، النساء، تحت الآیة:۳۶، ص۲۷۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اسلام کتنا پیارا مذہب ہے کہ جو نہ صرف ہمیں والدین اور رشتے داروں کے ساتھ بھلائی کا درس دیتا ہے بلکہ یہ بھی سکھاتا ہے کہ ہمیں اپنے قریبی اور دُور کے ہمسایوں کے ساتھ کس طرح کا سُلوک کرنا چاہئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ قرآنِ کریم کے علاوہ احادیثِ مُبارکہ میں بھی کثرت کے ساتھ پڑوسیوں کی اہمیّت، ان کے ساتھ حُسنِ سُلُوک بجالانے اور ان کے حُقوق کی بجا آوری کا ذِہن دیا گیا ہے۔ آیئے! اس ضمن میں ایک بہت ہی پیاری حدیث پاک سُنتے ہیں اور اس سے حاصل ہونے والے مدنی پھولوں کو اپنے دل کے مدنی گُلدستے میں سجانے کی کوشش کرتے ہیں، چنانچہ

نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: **تمہیں معلوم ہے کہ پڑوسی کا کیا حق ہے؟**(پھر خود ہی ارشاد فرمایا:) کہ جب وہ تم سے مدد مانگے، مدد کرو اور جب قرض مانگے قرض دو اور جب مُحتاج ہو تو اسے دو اور جب بیمار ہو عیادت کرو اور جب اسے خیر پہنچے تو مبارک باد دو اور جب مُصیبت پہنچے تو تعزیت کرو اور مرجائے تو جنازہ کے ساتھ جاؤ اور بغیر اجازت اپنی عمارت بُلند نہ کرو کہ اس کی ہوا روک دو اور اپنی ہانڈی سے اس کو اِیذا نہ دو، مگر اس میں سے کچھ اسے بھی دو اور میوے خرید و تو اس

www.dawateislami.net

کے پاس بھی ہدیہ کرو اور اگر ہدیہ نہ کرنا ہو تو چُھپا کر مکان میں لاؤ اور تمہارے بچے اسے لے کر باہر نہ نکلیں کہ پڑوسی کے بچوں کو رنج ہو گا۔ تمہیں معلوم ہے کہ پڑوسی کا کیا حق ہے؟ قسم ہے اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! مکمل طور پر پڑوسی کا حق ادا کرنے والے تھوڑے ہیں، وہی ہیں جن پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مہربانی ہے۔ حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پڑوسیوں کے مُتَعَلِّق مسلسل وَصِیّت فرماتے رہے یہاں تک کہ لوگوں نے گُمان کیا کہ پڑوسی کو وارث کر دیں گے۔ پھر حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) نے فرمایا: پڑوسی 3 قسم کے ہیں، بعض کے 3 حق ہیں، بعض کے 2 اور بعض کا ایک حق ہے۔ جو پڑوسی مسلم ہو اور رشتہ دار ہو، اس کے 3 حق ہیں۔ حقِ جوار اور حقِ اسلام اور حقِ قَرابت۔ مسلم پڑوسی کے 2 حق ہیں، حقِ جوار اور حقِ اسلام اور غیر مسلم پڑوسی کا صرف ایک حقِ جوار ہے۔

(شعب الایمان، باب فی اکرام الجار، حدیث: ۹۵۶۰، ۷/۸۳-۸۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ پاک سے ہر عقلمند شخص اچھی طرح یہ اندازہ لگا سکتا ہے کہ پڑوسیوں کے حُقوق کی بجا آوری، ان کی خبر گیری و حاجت روائی کرنے، ان کی دِلجوئی کرنے، ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے، انہیں خوش رکھنے اور انہیں تکلیف (Trouble) نہ پہنچانے کے حوالے سے اسلامی تعلیمات کتنی شاندار ہیں کہ اگر آج مسلمان صحیح معنٰی میں ان حسین تعلیمات کو اپنی زندگی کا حصہ بنالیں اور ان کے مطابق عمل پیرا ہو جائیں تو وہ دن دُور نہیں کہ ہمارے معاشرے میں حقیقی معنٰی میں مدنی انقلاب برپا ہو جائے اور مُعاشرہ امن کا گہوارہ بن جائے، مگر افسوس! کہ جیسے جیسے ہم زمانہ نَبوِی سے دُور ہوتے جارہے ہیں دیگر مُعاملات کے ساتھ ساتھ اب پڑوسیوں کے حُقوق کی ادائیگی کے مُعاملے میں بھی پستی کے گہرے گڑھے میں گِرتے جارہے ہیں، ایک ہی گلی، محلے میں سالہا سال گُزر جانے کے باوُجُود اپنے پڑوسی کی پہچان، اس کی موجودگی اور حقِّ پڑوس سے غَفلت کا یہ عالَم ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے کسی عزیز سے ملنے آئے اور ہم سے اسی گلی یا محلے میں رہنے والے اپنے کسی عزیز

www.dawateislami.net

کا پتا معلوم کرے تو ہم بغلیں جھانکتے اور سَر کھجاتے ہیں۔ کیونکہ ہمیں بالکل خبر نہیں ہوتی کہ ہمارے پڑوس میں کون رہتا ہے، اس کا نام کیا ہے، کام کیا کرتا ہے، ہم تو بس اپنی مستی میں ایسے مست رہنے والے ہیں کہ پڑوس میں میت ہو جائے، کوئی بیمار ہو یا کسی پریشانی کا شکار ہو جائے تو ہمیں تعزیت و عیادت کرنے یا اسے دِلاسہ دینے کی بھی توفیق نصیب نہیں ہوتی۔

ہاں! مالداروں، سیٹھوں، افسروں، وزیروں، صاحبِ مَنْصَب لوگوں، مخصوص دوستوں، برادری والوں یا ایسے پڑوسی کہ جن سے ہمیں اپنا کام نکلوانا ہو ان کے یہاں تو ہم خُوشی غمی کے مَواقع پر پیش پیش نظر آتے یا انہیں اپنے یہاں کی تقریبات (Functions) میں بُلاتے ہیں، مگر غریب پڑوسیوں کی خیر خواہی کرنا یا ان کے ساتھ تعلُّقات قائم رکھنا ہم اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں، بعض نادان تو اس قدر بے حِس ہوتے ہیں کہ گھر کے اندر موجود بُھوک و پیاس، بیماری یا آزمائش میں مُبْتلا بھائیوں، بہنوں حتّٰی کہ والدین تک کو ہی نہیں پوچھتے تو اندازہ لگائیے کہ وہ گھر کے باہر والے پڑوسیوں کا کیا خیال رکھیں گے اور کیا ان کے حُقُوق ادا کریں گے۔ پڑوسیوں کے حُقُوق کی اَہمیّت کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ کئی بُزرگوں نے نہ صرف خود پڑوسیوں کے حُقُوق ادا فرمائے، بلکہ دوسرے لوگوں کو بھی اس کی ترغیب دلائی ہے۔ چنانچہ

پڑوسیوں کے عام حقوق

حُجَّةُ الْاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه پڑوسیوں کے حُقُوق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: پڑوسیوں کے ساتھ سلام میں پہل کرے ❀...ان کے ساتھ طویل گفتگو نہ کرے، ❀...ان کے حالات کے بارے میں زیادہ سوال نہ کرے، ❀...جب وہ بیمار ہوں تو ان کی عیادت کرے ❀... مُصیبت کے وقت ان کی غم خواری کرے، ❀... مُشکل وقت میں ان کا ساتھ دے، ❀...خوشی میں ان کو مبارک باد دے، ❀...ان کی خوشی میں شرکت کرے، ❀...ان کی لغزشوں کو مُعاف کرے،

www.dawateislami.net

❀… اپنے گھر کی چھت پر سے ان کے گھر میں مت جھانکے، ❀…ان کی دیوار پر شہتیر رکھ کر، ان کے پرنالے میں پانی گرا کر اور ان کے صحن میں مٹی وغیرہ ڈال کر انہیں تکلیف نہ پہنچائے، ❀…ان کے گھر کے راستے کو تنگ نہ کرے، ❀…جو کچھ وہ اپنے گھر لے جا رہے ہوں اس پر نظر نہ گاڑے، ❀ …اگر ان کے عُیُوب اس پر ظاہر ہوں تو انہیں چُھپائے، ❀…اگر انہیں کوئی حادثہ پیش آجائے تو فوراً ان کی مدد کرے، ❀… پڑوسیوں کی غیر موجودگی میں ان کے گھر کی حفاظت (Safety) کرنے میں غفلت کا مُظاہرہ نہ کرے، ❀…ان کے خلاف کوئی بات نہ سُنے، ❀…ان کی (عورتوں) کے سامنے نگاہیں نیچی رکھے، ❀…ان کی اولاد کے ساتھ نرمی سے گفتگو کرے، ❀…دِین و دنیا کے جس مُعاملے میں انہیں رہنمائی کی ضرورت ہو (تو) اس میں ان کی رہنمائی کرے۔ (احیاء العلوم، ۲/ ۷۷۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے اَسلافِ کرام کو خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ نے جہاں دیگر بہت سی عُمدہ خوبیوں سے آراستہ فرمایا، وہیں یہ عظیمُ الشّان وصف بھی ان کی مُبارک طبیعتوں میں راسخ تھا کہ یہ حضرات پڑوسیوں کے مُعاملے میں انتہائی مُحتاط تھے، پڑوسیوں کو اسلام میں کیا مقام و مرتبہ حاصل ہے، ان کے کیا حقوق ہیں؟ ان کی جانب سے ملنے والی تکلیفوں کے جواب میں ان کے ساتھ کس طرح کا سُلُوک کرنا چاہئے یہ حضرات ان تمام چیزوں کو دوسروں کے مُقابلے میں بہتر طور پر جانتے تھے، ہم تو پڑوسیوں کا بُرا چاہنے والے اور اینٹ کا جواب پتھر سے دینے کے قائل ہیں جبکہ یہ اللہ والے پوری زندگی حُقُوقُ اللہ اور حُقُوقُ الْعِباد کی رعایت کرنے بالخصوص پڑوسیوں کے حقوق کی بجاآوری، ان کی خیر خواہی، ان کے ساتھ حُسنِ سُلُوک سے پیش آنے کا عملی مُظاہرہ فرماتے تھے۔ آیئے! بطورِ ترغیب اس بارے میں بُزرگانِ دین کی چند ایمان افروز حکایات سُن کر ان سے حاصل ہونے والے مدنی پھولوں پر عمل کی نیت کرتے ہیں، چنانچہ

غیر مسلم مسلمان ہوگیا!

www.dawateislami.net

حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک مکان کرایہ پر لیا۔ اُس مکان کے بالکل مُتَّصِل ایک غیر مسلم کا مکان تھا۔ وہ بُغض وعِناد کی بنیاد پر پرنالے کے ذَرِیعے گندا پانی اور غلاظت آپ کے کاشانۂ عظمت میں ڈالتا رہتا، مگر آپ خاموش ہی رَہتے۔ آخر کار ایک دن اُس نے خود ہی آکر عَرض کی، جناب! میرے پرنالے سے گزرنے والی نَجاست کی وجہ سے آپ کو کوئی شکایت تو نہیں؟ آپ نے نہایت ہی نرمی (Softness) کے ساتھ فرمایا: پرنالے سے جو گندگی گِرتی ہے اُس کو جھاڑو دے کر دھو ڈالتا ہوں۔ اس نے کہا، آپ کو اتنی تکلیف ہونے کے باوُجود غُصّہ نہیں آتا؟ فرمایا آتا تو ہے مگر پی جاتا ہوں کیونکہ (پارہ 4 سورۂ اٰلِ عمران آیت نمبر 134 میں) خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ مَحَبَّت نشان ہے:

وَالْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۳۴﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور غصّہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں۔ (پ ۴، آل عمران: ۱۳۴)

جواب سن کر وہ غیر مسلم مسلمان ہو گیا۔ (تذکِرۃُ الاولیاء، ص ۵۱)

اَخلاق ہوں اچھے مِرا کِردار ہو سُتھرا محبوب کا صدقہ تُو مجھے نیک بنا دے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص115)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پُورا گھرانہ مسلمان ہو گیا

حضرت بایزید بسطامی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ایک غیر مسلم پڑوسی سفر میں گیا، اس کے بال بچے گھر رہ گئے، رات کو اس کا بچہ روتا تھا، آپ نے (اس کی بیوی سے) پوچھا کہ بچہ کیوں روتا ہے؟ وہ بولی گھر میں چراغ (Lamp) نہیں ہے، بچہ اندھیرے میں گھبراتا ہے۔ اس دن سے آپ روزانہ چراغ میں خوب تیل بھر کر روشن کرتے اور اس کے گھر بھیج دیا کرتے، جب وہ غیر مسلم سفر سے واپس آیا تو اس کی

www.dawateislami.net

بیوی نے یہ واقعہ سنایا، وہ غیر مسلم بولا کہ جس گھر میں بایزید کا چراغ آگیا، وہاں اندھیرا کیوں رہے، وہ سب کے مسلمان ہوگئے۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/ ۵۷۳، ملخصًا)

سہل تستری کا پڑوسی سے حسنِ سلوک

حضرت سَیِّدُنا سہل تُستری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ایک غیر مسلم پڑوسی کے بیتُ الخَلا میں حضرت سہل تُستری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے گھر کی طرف ایک سُوراخ تھا جس سے نجاست گِرتی تھی، آپ رات کو دن بھر میں گِرنے والی گندگی ایک کونے میں جمع کر دیا کرتے تھے، جب آپ بیمار ہوئے تو آپ نے اس کو بلا کر اسے واقعہ بتایا اور مَعذرت خواہانہ انداز میں کہا: مجھے ڈر ہے کہ (میری وفات کے بعد) میرے ورثا اس بات کو برداشت نہ کر سکیں گے اور تم سے جھگڑ پڑیں گے۔ اسے آپ کے اتنی بڑی اِیذا پر صبر کرنے پر بڑا تعجب ہوا، اس نے عرض کی: آپ اتنے طویل عرصہ سے میرے ساتھ ایسا مُعاملہ کرتے رہے اور میں ہوں کہ اب تک کفر پر قائم ہوں اپنا ہاتھ بڑھایئے تاکہ میں مسلمان ہو جاؤں۔ آپ نے ہاتھ بڑھایا اور وہ (غیر مسلم اسی وقت کلمہ پڑھ کر) مسلمان ہو گیا، اس کے بعد آپ کا بھی وصال ہو گیا۔ (کتاب الکبائر، ص ۲۴۱، ملخصا)

40 گھروں پر خرچ کیا کرتے

حضرتِ سَیِّدُنا عبد اللہ بن ابی بکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے پڑوس کے گھروں میں سے دائیں بائیں اور آگے پیچھے کے 40، 40 گھروں کے لوگوں پر خرچ کیا کرتے تھے، عید کے موقع پر انہیں قربانی کا گوشت (Meat) اور کپڑے بھیجتے اور ہر عید پر 100 غلام آزاد کیا کرتے تھے۔ (المستطرف، ۱/ ۲۷۶)

خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور پڑوسیوں کے حقوق

حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے پڑوسیوں کا بہت خیال رکھا کرتے، ان کی

www.dawateislami.net

خبر گیری فرماتے، اگر کسی پڑوسی کا انتقال ہو جاتا تو اس کے جنازے کے ساتھ ضرور تشریف لے جاتے، اس کی تدفین کے بعد جب لوگ واپس ہو جاتے تو آپ تنہا اس کی قبر کے پاس تشریف فرما ہو کر اس کے حق میں مغفرت و نَجات کی دُعا فرماتے اور اس کے اہلِ خانہ کو صبر کی تلقین کرتے اور انہیں تسلّی دیا کرتے ۔(معین الارواح، ص۱۸۸، بتغیر)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ پڑوسیوں کے حقوق کے مُعاملے میں ہمارے بُزرگانِ دِین کا انداز کس قدر شاندار تھا کہ جن کے حُسنِ سُلُوک کی برکتیں نہ صرف مسلمان پڑوسیوں کو میسر تھیں، بلکہ غیر مسلم(Non muslim)پڑوسی بھی ان کے حُسنِ سُلُوک سے بے حد مُتاثر تھے، باوجود یہ کہ ان کا پڑوسی انہیں اذیّت دینے میں کوئی کسر نہ چھوڑتا مگر یہ حضرات صبر و رِضا کے پیکر بن کر پڑوسی کی جانب پہنچنے والی اَذِیتوں کو برداشت کرتے، انہیں عید کی خُوشیوں میں اپنے ساتھ شریک کرتے حتّٰی کہ پڑوسی کے انتقال کے بعد اس کے جنازے میں تشریف لے جاتے، اس کے حق میں دُعائے مغفرت فرماتے اور اس کے اَہلِ خانہ کو صبر کی تلقین فرماتے اور یہی اسلامی تعلیمات کا تقاضا ہیں۔ افسوس! صد افسوس! آج ہر شخص اپنے حُقُوق کیلئے تو آواز بلند کرتا ہے مگر اپنے پڑوسیوں کے حقوق کی بالکل پروا نہیں کرتا، ہم خود تو کثیر نعمتوں سے فیضیاب ہوتے اور مرغّن غذاؤں پر ہاتھ صاف کرتے ہیں، لیکن ہمارے پڑوسی کن حالات سے گزرتے ہیں، ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں، اگر ہمارا کوئی ضرورت مند پڑوسی ہم سے کسی چیز کا ہی سوال کر بیٹھے تو اس کی حاجت روائی پر قدرت کے باوجود بھی ہم کنجوسی کا مظاہرہ کرتے ہیں، بسا اوقات تو انتہائی ناپسندیدہ سلوک سے پیش آتے ہیں، اسی طرح بعض نادانوں کا یہ حال ہے کہ وہ اپنا کچرا مثلاً پھلوں یا سبزیوں کے چھلکے، قربانی کے جانور کا خون، اس کی دُم یا چیچھڑے وغیرہ پھینکنے، گندا پانی چھوڑنے، بِلا اجازت اس کے گھر میں جھانکنے، شادی یا دیگر تقریبات پر گانے(Songs) چلانے، فائرنگ یا آتش بازی کرنے، اس کے گھر یا دُکان کے آگے بِلا وجہ رُکاوٹ لگانے، اس کے گھر

www.dawateislami.net

کی گھنٹی بجانے،اس کے بچوں کو دھمکانے مارنے،اس کی ذات یااس سے مُتعلِّق چیزوں مثلاً قربانی کے جانور،مکان،دکان یا گاڑی وغیرہ میں عیب نکالنے،اس کی دیواروں کو پان گٹکے کی پچکاریوں سے آلُودہ کرنے وغیرہ معاملات کے ذریعے اپنے پڑوسی کو ستاکر اوراس کا چین و سکون برباد کرکے اپنی قبر و آخرت کو داؤ پر لگادیتے ہیں۔ایسوں کو چاہئے کہ وہ پڑوسیوں کے حقوق پامال کرنے اور انہیں ستانے سے ڈریں، کیونکہ پڑوسیوں کو ستانے کے سبب اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ ناراض ہوگیا،اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رُوٹھ گئے، تو یاد رکھئے! نماز،روزوں اور صدقہ وخیرات کی کثرت بھی جہنّم کے عذاب سے نہیں بچاسکے گی۔

آیئے!پڑوسیوں کے ساتھ بدسُلوکی کی وعیدوں پر مشتمل 4 فرامینِ مُصْطَفٰے سنئے اور عبرت حاصل کیجئے، چنانچہ

نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:بہت سے پڑوسی قیامت کے دن اپنے پڑوسیوں کا دامن پکڑلیں گے، مظلوم پڑوسی عرض کرے گا: یارب عَزَّوَجَلَّ! اس سے پوچھ کہ اس نے مجھ پر اپنا دروازہ بند کر رکھا تھااور اپنی ضرورت سے زائد چیزیں مجھ سے روکی تھیں۔(کنز العمال،کتاب الصحبة، باب الرابع فی حقوق...الخ، ۵/۲۳،جزء۹،حدیث:۲۴۸۹۴)

ایک شخص نے عرض کی:یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ!فُلاں عورت کا تذکرہ اس کی نماز صدقہ اور روزوں کی کثرت کی وجہ سے کیا جاتا ہے، مگر وہ اپنی زبان سے پڑوسیوں کوتکلیف دیتی ہے۔تو رسولِ بے مثال،بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:وہ جہنمی ہے۔اس نے پھر عرض کی:یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ!فُلاں عورت نماز و روزے کی کمی اور پنیر کے ٹکڑے صدقہ کرنے کے باعث پہچانی جاتی ہے اور اپنے پڑوسیوں کو اِیذا بھی نہیں دیتی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:وہ جنّتی ہے۔(مسند احمد،۳/۴۴۱،رقم ۹۶۸۱)

www.dawateislami.net

بار گاہِ رسالت میں ایک شخص نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں نے فُلاں قبیلے کے محلے میں رہائش اختیار کی ہے لیکن ان میں سے جو مجھے سب سے زیادہ تکلیف دیتا ہے وہ میرا سب سے زیادہ قریبی پڑوسی ہے۔ تو سرکارِ والا تَبار، بے کسوں کے مدد گار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق اور حضرت سَیِّدُنا عمر فاروق اور حضرت سَیِّدُنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بھیجا وہ مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو کر زور زور سے یہ اعلان کرنے لگے کہ بے شک 40 گھر پڑوس میں داخل ہیں اور جس کے شر سے اس کا پڑوسی خوفزدہ ہو وہ جنت میں داخل نہ ہو گا۔ (معجم کبیر، ۱۹/۷۳، حدیث: ۱۴۳)

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: جس نے اپنے پڑوسی کو اِیذا دی بے شک اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ایذا دی، جس نے اپنے پڑوسی سے جھگڑا کیا اس نے مجھ سے جھگڑا کیا اور جس نے مجھ سے لڑائی کی بے شک اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے لڑائی کی۔ (کنز العمال، کتاب الصحبة، ۵/۲۵، جزء ۹، حدیث: ۲۴۹۲۲)

"مدرسۃ المدینہ بالغان"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ پڑوسیوں کو ستانا کس قدر تباہ کُن ہے کہ پڑوسیوں کو تکلیف دینے کے سبب بندہ جنت سے محروم (Deprived) ہو کر جہنّم کا حقدار قرار پاتا ہے، ایسا شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اِیذا دیتا اور ان سے لڑائی مول لیتا ہے۔ لہٰذا پڑوسیوں کے ہر معاملے کی خبر رکھئے، انہیں تکلیف پہنچانے سے بچئے اور عملی طور پر اپنے پڑوسیوں کے ہمدرد و خیر خواہ بن جائیے، پڑوسیوں کے حقوق کی بجا آوری اور ان کے ساتھ حُسنِ سلوک کا ذہن بنانے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اِسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جانا بھی ہے، کیونکہ اس ماحول میں پڑوسیوں کے حقوق کی بجا آوی کا خوب خوب ذہن دیا جاتا ہے، لہٰذا پڑوسیوں کے حقوق کی بجا آوری اور ان کے ساتھ حُسنِ سُلوک کا جذبہ بڑھانے کے لئے اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر **12 مدنی کاموں** میں

www.dawateislami.net

مشغول ہو جائیے۔12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"مدرسۃ المدینہ بالغان"** میں پڑھنا / پڑھانا بھی ہے۔ جس میں بالغ اسلامی بھائیوں کو درست ادائیگی کے ساتھ قرآنِ کریم فِی سَبِیْلِ اللّٰہ پڑھانے کا سلسلہ ہوتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ کریم کی تعلیم حاصل کرنے اور اس کی تلاوت کرنے کی برکتوں کے تو کیا کہنے کہ صاحبِ جُود و نوال، محبوبِ ربِّ ذُوالجلال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: **قرآنِ پاک سیکھنا، اس کی کثرت سے تلاوت کرنا اوراس کے عجائبات میں غور و فکر کرنا اپنے اوپر لازم کرلو، اس کے ذریعہ تم جنت میں (بلند) درجات کو حاصل کرلو گے۔** (کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب السابع فی تلاوۃ القرآن وفضائلہ، ۲۶۶/۱، حدیث:۲۳۶۵)

آیئے! بطورِ ترغیب مدرسۃُ المدینہ بالغان میں پڑھنے کی ایک ایمان افروز مدنی بہار سُنئے اور مدرسۃ المدینہ بالغان میں پڑھنے کی نیّت کیجئے، جو دُرست قرآنِ کریم پڑھنا جانتے ہیں، وہ دُوسروں کو قرآنِ کریم پڑھا کر علمِ قرآن کو عام کریں، چنانچہ

اِسی ماحول نے ادنیٰ کو اعلیٰ کر دیا دیکھو

ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: میرے گناہ بہُت زیادہ تھے۔ جن میں **مَعَاذَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ V.C.R کی لِیڈ سپلائی کرنا، روزانہ دو بلکہ تین تین فلمیں دیکھنا، وِرائٹی پروگرامز (Programmes) میں راتیں کالی کرنا شامل ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بابُ المدینہ کراچی کے عَلاقے نیا آباد کے ایک اسلامی بھائی کی مسلسل اِنفرادی کوشش کی بَرَکت سے عَلاقے کے مدرَسۃُ المدینہ (بالِغان) میں جانے کی ترکیب بنی اور اس طرح عاشقانِ رسول کی صُحبت ملی اور میں تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو کر مَدَنی کاموں میں مصروف ہو گیا۔

گنہگارو آؤ، سِیَہ کارو آؤ گُناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمیں نہ صرف اپنی بلکہ دوسروں کی اصلاح کی بھی ترغیب دلاتا، بلکہ نمازی اور سُنَّتوں کا پیکر بھی بناتا ہے، **ممکن ہے کہ** اِبتدا میں ہم پر بھی کسی نے اِنفرادی کوشش کی ہوگی، جس کی بدولت آج اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم بھی اس مدنی ماحول کی برکتیں لُوٹ رہے ہیں، لہٰذا اسی طرح ہمیں چاہئے کہ ہم بھی انفرادی کوشش کے ذریعے دیگر مسلمانوں خُصوصاً اپنے پڑوسیوں کو نیکی کی دعوت دے کر انہیں بھی نمازوں کی ادائیگی، سنّتوں پر عمل کرنے، مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے، راہِ خدا میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ مدنی قافلوں کا مسافر بننے، مکتبۃ المدینہ سے شائع کردہ کتب و رسائل کا مطالعہ کرنے اور سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کرنے وغیرہ جیسے نیک کاموں کا ذہن دیتے رہیں۔ مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہیں گناہوں میں مُبتَلا دیکھیں تو پیار و مَحبَّت اور شفقت و نرمی کے ساتھ روکنے کی کوشش کریں۔ پڑوسیوں کو نیکی کی دعوت دینا اور انہیں گناہوں سے منع کرنا کس قدر اہم ہے۔ آیئے ایک حدیثِ مبارک سے اس کی اہمیت کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں، چنانچہ

ایک دن دافِعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُود و نوال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خطبہ ارشاد فرمایا اور مسلمانوں کے کچھ گروہوں کی تعریف فرمائی، پھر ارشاد فرمایا: ان لوگوں کا کیا حال ہے جو اپنے پڑوسیوں کو نہ سمجھاتے نہ سکھاتے اور نہ ہی نصیحت کرتے، نہ نیکی کی دعوت دیتے اور نہ ہی بُرائی سے منع کرتے ہیں، اور ان لوگوں کا کیا حال ہے جو اپنے پڑوسیوں سے نہیں سیکھتے، نہ ان سے سمجھتے اور نہ ہی نصیحت طلب کرتے ہیں، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! چاہئے کہ ایک قوم اپنے پڑوسیوں کو ضرور دِین سکھائے، سمجھائے، نصیحت کرے اور نیکی کی دعوت دے، اسی طرح دوسری قوم کو چاہئے کہ اپنے پڑوسیوں سے دِین سیکھے، سمجھے اور نصیحت حاصل کرے ورنہ جلد ہی انہیں اس کا اَنجام بھگتنا پڑے گا۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

www.dawateislami.net

وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ منبر شریف سے نیچے تشریف لے آئے، تو صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان نے (ایک دوسرے سے) اِسۡتِفۡسار فرمایا: آپ کے خیال میں رَسُوۡلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان لوگوں سے کون سے لوگ مراد لئے ہیں؟ تو دوسروں نے انہیں بتایا: ان سے مراد اَشعری قبیلہ والے ہیں کیونکہ وہ فقہا کی قوم ہے اور ان کے پڑوسی جفاکار اعرابی ہیں۔

جب یہ بات اشعریوں تک پہنچی تو وہ خاتَمُ الْمُرۡسَلین، رَحۡمَۃٌ لِّلۡعٰلَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ نے ایک قوم کی بھلائی اور ایک کی بُرائی کا ذِکر فرمایا، ہم ان میں سے کس میں ہیں؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: چاہئے کہ ایک قوم اپنے پڑوسیوں کو ضرور دِین سکھائے، انہیں سمجھائے، نصیحت کرے، نیکی کی دعوت دے اور بُرائی سے منع کرے، اسی طرح دوسری قوم کو چاہئے کہ اپنے پڑوسیوں سے دِین سیکھے، سمجھے اور ان سے نصیحت طلب کرے ورنہ جلد دنیا میں ہی اس کا اَنجام بھگتے گی۔ انہوں نے دوبارہ عرض کی، یارَسُوۡلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! کیا ہم دوسرے لوگوں کو نصیحت کریں؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہی بات دُہرائی، اُنہوں نے پھر یہی عرض کی، کیا ہم دوسروں کو نصیحت کریں۔ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ہاں ایسا ہی ہے۔ اُنہوں نے پھر عرض کی: ہمیں ایک سال کی مُہلت دیجئے۔ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے انہیں ایک سال کی مُہلت عطا فرمادی تاکہ یہ لوگوں کو دِین سکھائیں اور نصیحت کریں۔ (مجمع الزوائد، کتاب العلم، باب فی تعلیم من لا یعلم، ۴۰۲/۱ حدیث: ۷۴۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ پڑوسیوں کو نیکی کی دعوت دینا، ان سے علمِ دین سیکھنا، سکھانا، انہیں نصیحت (Advise) کرنا اور ان سے نصیحت طلب کرنا کس قدر اہمیت رکھتا ہے کہ خود ہمارے آقا و مولیٰ، دو عالم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی زبانِ حقّ ترجمان سے اس کی ترغیب دلا کر اسے خوب واضح فرمادیا تاکہ تاقیامت آنے والے مسلمان آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ان حسین تعلیمات کو خوب سمجھ لیں اور اس مُعاملے میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کریں۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے بزرگانِ دین تعلیماتِ نَبوِی پر دل وجان سے عمل پیرا رہے، یہی وجہ ہے کہ ان حضرات کا شمار اپنے زمانے کے ان عظیم لوگوں میں ہوتا تھا کہ جو اپنے پڑوسیوں کے حقوق سے اچھی طرح واقف، ان پر بہت زیادہ مہربان اور ان کی آخرت کی بہتری کیلئے انہیں نیکی کی دعوت دینے کے عادی تھے۔ آیئے! اس ضمن میں ایک ایمان افروز واقعہ سُنئے اور جھومئے۔ چُنانچِہ

نیکی کی دعوت سے متاثر ہو کر پڑوسی مسلمان ہو گیا

شَمعُون نامی ایک غیر مسلم حضرت سَیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا پڑوسی تھا۔ جب اُس کے انتِقال کا وَقت قریب آیا، تو آپ اُس کے پاس تشریف لے گئے، کیا دیکھتے ہیں کہ اُس کا سارا جسم آگ کے دُھوئیں کی وجہ سے سیاہ پڑ گیا ہے! آپ نے اِنفِرادی کوشِش کرتے ہوئے اُسے اسلام قبول کرنے کی دعوت پیش کی اور رَحمتِ الٰہی کی اُمّید دلائی۔ اُس نے عَرض کی کہ میں 3 چیزوں کی وجہ سے اسلام سے دُور ہوں: (۱) جب اسلام کے نزدیک " دُنیا " بَہُت بُری شے ہے تو پھر تم لوگ اس کے حُصُول کی جُستجو کیوں کرتے ہو؟ (۲) موت کو یقینی تصوُّر کرنے کے باوُجُود اُس کے لئے تیّاری کیوں نہیں کرتے؟ (۳) تمہارے کہنے کے مطابِق دیدارِ الٰہی بَہُت بڑی نعمت ہے تو پھر تم دنیا میں اُس کی مرضی کے خِلاف کام کیوں کرتے ہو؟

حضرتِ سَیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: ان سب چیزوں کا تعلُّق تو اعمال سے ہے عَقائد سے نہیں، تم یہ تو غور کرو کہ غیرِ خدا کی عبادت میں وَقت ضائع کر کے تمہیں حاصل کیا ہوا؟ مُؤمِن خواہ جیسا بھی ہو کم از کم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی وَحدانِیَّت (یعنی ایک ہونے) کو تو تسلیم کرتا ہے۔ دیکھو! تم نے 70 سال تک غَیرِ خدا کی عِبادَت کی اِس کے باوُجُود ہم دونوں اگر آگ میں کُودیں تو یہ ہم دونوں کو برابر جلائے گی، یقیناً تمہارا غَیرِ خدا کی عبادت کرنا تمہیں نہیں بچاسکے گا، ہاں میرے مالِک و مولیٰ عَزَّوَجَلَّ میں ضَرور یہ طاقت ہے کہ اگر وہ چاہے تو یہ آگ مجھے ذرّہ برابر نقصان نہ پہنچاسکے۔ یہ فرما کر

www.dawateislami.net

آپ نے اپنے ہاتھ میں آگ اُٹھالی، لیکن اُس نے آپ کو کوئی نُقصان نہ پہنچایا۔ یہ دیکھ کر شَمعُون بڑا مُتاَثِر ہوا مگر اُداس ہو کر کہنے لگا: میں ستَّر (70) سال غَیرِ خدا کی عبادت میں مبتلا رہا، اب آخری وَقت میں کیا مسلمان ہُوں گا؟ آپ نے اُس پر اِنفِرادی کوشِش جاری رکھی، آخِر کار اُس نے عرض کی: میں اِس شَرط پر مسلمان ہو سکتا ہوں کہ آپ مجھے یہ عَہد نامہ لکھ کر دیں کہ میرے مسلمان ہو جانے کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے تمام گناہوں کی بَخشِش فرمادے گا۔ آپ نے اُسی مضمون کا عَہد نامہ لکھ کر اُس کے حوالے کر دیا، لیکن اُس نے کہا: اِس پر عادِل لوگوں کی گواہی بھی دَرج کروائیے۔ آپ نے اُس کا یہ مطالَبہ بھی پورا کر دیا۔ اِس کے بعد وہ مسلمان ہو گیا اور وصیَّت کی کہ میرے مرنے کے بعد مجھے آپ خود غسل دے کر یہ **"عہد نامہ"** میرے ہاتھ میں تھما دیجئے گا تاکہ میدانِ مَحشَر میں میرے مُؤمِن ہونے کا ثُبُوت بن سکے۔ یہ وصیَّت کرنے کے بعد اُس نے **کلمۂ شَہادَت** پڑھا اور اُس کی روح قَفَسِ عُنصُری سے پرواز کر گئی۔ آپ نے اُس کی وصیَّت پوری فرمائی۔ اُسی شب آپ نے خواب میں دیکھا کہ وہ بَہُت قیمتی لباس اور نقش و نِگار سے مُزَیَّن تاج پہنے جنَّت کی سَیر میں مصروف ہے۔ آپ نے پوچھا: تجھ پر کیا گزری؟ اُس نے عرض کی، خدا عَزَّوَجَلَّ نے میری مغفِرت فرمادی اور مجھے ایسے ایسے اِنعامات سے نوازا کہ میں بتا نہیں سکتا، لہٰذا! اب آپ پر کوئی بوجھ نہیں اور یہ **"عَہد نامہ"** واپَس لے لیجئے، کیونکہ اب مجھے اِس کی حاجت نہیں۔ جب بیدار ہوئے تو وہ عہد نامہ آپ کے ہاتھ میں موجود تھا۔ آپ نے اِس کامیابی پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کیا۔ (تذکرۃ الاولیاء، ۱/۴۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی بھی کیا شان ہے کہ وہ نیکی کی دعوت بھی دیتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عنایت سے کرامت بھی دکھاتے ہیں اور ایمان کی نعمت دلا کر جنَّت میں داخِلے کی صورت بھی بنا دیتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں بھی اپنے پڑوسی کی فِکر رکھنی چاہئے اور اُسے نیکی کی دعوت سے محروم نہیں کرنا چاہئے۔ ہاں! غیر مُسلم سے دوستی رکھنے کی اِجازت نہیں کہ ایک عام

www.dawateislami.net

آدمی یہ ذِہن بنائے کہ میں اِس سے دوستی کرکے اِس کو مسلمان کرلوں گا۔ البتّہ جو عالمِ دین اُس غیر مسلِم کے مذہب اور باطِل عقیدوں کے رَد پر قدرت رکھتا ہو وہ بے شک شَریعت کے دائرے میں رہ کر اُسے اسلام میں لانے کیلئے اپنے قریب کرے اور اُس کو اسلام کی طرف رغبت دِلائے اور اُس کے اِعتِراضات کے جوابات دے۔

مجلس اِصلاح برائے کھلاڑیان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول بھی ہمیں یہی مدنی سوچ فراہَم کرتا ہے کہ ہم اپنے پڑوسیوں بلکہ ان سے تعلُّق رکھنے والی کسی بھی چیز کو نُقصان پہنچانے، ان کے جانوروں اور پرندوں کو بھی تکلیف دینے سے بچ کر اپنے لئے راہِ جنت کو آسان بنائیں، ہم بھی یہ مدنی سوچ پانے کے لئے اس مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں 100 سے زائد شُعبہ جات میں خدمتِ دین کا کام سَرانجام دے رہی ہے، انہی شعبہ جات میں سے ایک شُعبہ **"مجلس اصلاح برائے کھلاڑیان"** قائم کیا گیا ہے جس کا بُنیادی مقصد کھیلوں سے وابستہ لوگوں میں دعوتِ اسلامی کے مدنی پیغام کو عام کرنا اور انہیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے اس مدنی مقصد **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے"** کے مُطابق زندگی گزارنے کا مدنی ذہن دینا ہے، وقتاً فوقتاً اس شعبے سے وابستہ افراد کے گھروں، اکیڈمیز وغیرہ میں مدنی درس (درسِ فیضانِ سُنّت) اور مدنی حلقے وغیرہ کی ترکیب ہوتی ہے۔ اس شعبے کے افراد دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرنے کے ساتھ ساتھ مدنی قافلے میں بھی سفر کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کئی کھلاڑیوں اور ان کے گھر والوں کو مدنی مقصد **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے"** کا ذِہن دینے کی کوشش جاری ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجلس اصلاح

www.dawateislami.net

برائے کھلاڑیان کو مزید ترقیاں نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے پڑوسیوں کے حقوق کے مُتَعَلِّق سننے کی سعادت حاصل کی

❄ پڑوسیوں کے ساتھ حُسنِ سُلُوک سے پیش آنا، زمانۂ قدیم سے ہی لوگوں کے درمیان رائج ہے۔

❄ پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سُلُوک کرنے کی تعلیم خود اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ کریم میں ارشاد فرمائی۔

❄ پڑوسیوں کے حقوق کے بارے میں کئی احادیثِ مُبارکہ میں ترغیب دلائی گئی ہے۔

❄ پڑوسیوں کی جانب سے اگر کوئی تکلیف پہنچ جائے تو ہمیں صبر کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

❄ اگر ہمارا پڑوسی کسی آزمائش میں مبتلا ہو تو ہمیں فوراً اس کی حاجت روائی کرنی چاہیے۔

❄ پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین پر عمل کرنے والے ہیں۔

❄ پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والے بزرگانِ دین کی سیرت پر چلنے والے ہیں۔

❄ پڑوسی کی طرف سے ملنے والی تکلیف پر صبر کرنے والے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب ہیں۔

❄ پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ مہربان ہوتا ہے۔

❄ پڑوسی کے ساتھ بُرا سُلُوک کرنے والے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانی کرنے والے ہیں۔

❄ پڑوسی کے ساتھ بُرا سُلُوک کرنے والا جنت میں داخلے سے محروم کر دیا جائے گا۔

www.dawateislami.net

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں پڑوسیوں کے حقوق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور انہیں کسی قسم کا رنج اور تکلیف پہنچانے سے محفوظ فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تُم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چھینکنے کی سُنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے بانیِ دعوتِ اسلامی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"101 مدنی پھول"** سے چھینکنے کی سنّتیں و آداب سُنتے ہیں۔

دو فرامین مصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ملاحظہ ہوں: ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو چھینک پسند ہے اور جماہی ناپسند۔ (بُخارِی، ۴/۱۶۳، حدیث: ۶۲۲۶) ❀ جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ اور اگر وہ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رَحم فرمائے۔ (مُعْجَم کبِیر، ۱۱/۳۵۸، حدیث: ۱۲۲۸۴) ❀ چھینک کے وَقت سر جھکایئے، منہ چُھپایئے اور آواز آہستہ نکالیئے، چھینک کی آواز بُلند کرنا حَماقت ہے۔ (رَدُّالْمُحتار، ۹/۶۸۴) ❀ چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا چاہیے (خزائنُ العرفان صَفْحَہ 3 پر طَحطاوی کے حوالے سے چھینک آنے پر حمدِ الٰہی کو سُنّتِ مُؤَکَّدہ لکھا ہے)

---

1 ۔۔۔ مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

www.dawateislami.net

بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے ❀ سننے والے پر واجِب ہے کہ فوراً یَرحَمُكَ الله (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رحم فرمائے) کہے اور اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والا خود سن لے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱۶ص۱۱۹) ❀ جواب سن کر چھینکنے والا کہے: یَغْفِرُ اللہُ لَنَا وَلَکُمْ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے) یا یہ کہے: یَهْدِیْکُمُ اللہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے)۔ (فتاویٰ ھندیة، ۳۲۶/۵) ❀ جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے اور اپنی زبان سارے دانتوں پر پھیر لیا کرے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔ (مرآۃُ المناجیح، ۳۹۶/۶) ❀ حضرت سَیِّدُنا مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے تو وہ داڑھ اور کان کے درد میں کبھی مُبْتَلا نہیں ہو گا۔ (مِرْقَاةُ الْمَفَاتِيح، ۴۹۹/۸، تحتَ الحدیث: ۴۷۳۹) ❀ چھینکنے والے کو چاہیے کہ زور سے حمد کہے تاکہ کوئی سنے اور جواب دے۔ (رَدُّالمُحتار، ۶۸۴/۹) ❀ چھینک کا جواب ایک مرتبہ واجِب ہے، دوسری بار چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو دوبارہ جواب واجِب نہیں بلکہ مُستَحَب ہے۔ (فتاویٰ ھندیة، ۳۲۶/۵) ❀ جواب اس صورت میں واجب ہو گا جب چھینکنے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے اور حمد نہ کرے تو جواب نہیں۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱۶ص ۱۲۰) ❀ خطبے کے وقت کسی کو چھینک آئی تو سننے والا اس کو جواب نہ دے۔ (فتاویٰ قاضیخان، ۳۷۷/۲) ❀ کئی اسلامی بھائی موجود ہوں تو بعض حاضِرین نے جواب دے دیا تو سب کی طرف سے جواب ہو گا مگر بہتر یہی ہے کہ سارے جواب دیں۔ (رَدُّالمُحتار، ۶۸۴/۹) ❀ دیوار کے پیچھے کسی کو چھینک آئی اور اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا تو سننے والا اس کا جواب دے۔ (رَدُّالمُحتار، ۶۸۴/۹) ❀ نَماز میں چھینک آئے تو سُکوت کرے (یعنی خاموش رہے) اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ لیا تو بھی نَماز میں حَرَج نہیں اور اگر اس وقت حمد نہ کی تو فارِغ ہو کر کہے۔ (فتاویٰ ھندیة، ۹۸/۱) ❀ آپ نَماز پڑھ رہے ہیں اور کسی کو چھینک آئی اور آپ نے جواب کی نیّت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ لیا تو آپ کی

www.dawateislami.net

نماز ٹوٹ جائے گی۔(فتاویٰ ھندیۃ، ۱/۹۸)❀ غیر مسلم کو چھینک آئی اور اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا تو جواب میں یَھْدِیْکَ اللہُ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے ہدایت کرے) کہا جائے۔(رَدُّالْمُحتار، ۹/۶۸۴)

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 2 کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**"، رسالہ "**163 مدنی پھول**" اور "**101 مدنی پھول**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعَہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

تری سُنّتوں پہ چل کر میری روح جب نکل کر   چلے تو گلے لگانا مدنی مدینے والے

(وسائل بخشش مرمم، ص۴۲۸)

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِالْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ

www.dawateislami.net

تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (2)

﴿3﴾ رَحمت کے سَتّر دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (3)

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

حضرت اَحمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ (4)

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

---

[1] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

[2] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

[3] ...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

[4] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

www.dawateislami.net

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیْقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

﴿6﴾ دُرُودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یُوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[2]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی!

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ

---

1 ...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

2 ...الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

3 ...مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة...الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

www.dawateislami.net

قَدَر حاصل کرلی۔[1]

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

(---**ہفتہ وار اجتماع کے اعلانات**---)10 ذیقعدہ 1438ھ 3اگست 2017

فیضانِ مدنی مذاکرہ جاری رہے گا، **فیضانِ مدنی مذاکرہ** جاری رہے گا، **فیضانِ مدنی مذاکرہ** جاری رہے گا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج جمعرات ہے، آنے والے ہفتے کو یعنی **5 اگست** بعد نمازِ عشاء تقریباً تقریباً **09:30pm** ہفتہ وار **مدنی مذاکرے** کا آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک اور نعتِ رسولِ پاک سے ہوگا اور وقتِ مناسب پر شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار قادری رضوی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سوالات کے جوابات عنایت فرمائیں گے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ ”تمام عاشقانِ رسول اپنے ڈویژن وعلاقے اور شخصیات کے گھروں میں ہونے والے اجتماعی مدنی مذاکرے میں خود بھی اوّل تا آخر شرکت کی سعادت حاصل کریں اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اِس کی دعوت دے کر، ترغیب دِلا کر ساتھ لانے کی کوشش فرمائیں“۔

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا رسالہ **"احترام مسلم"** مکتبۃُ المدینہ سے شائع ہوا ہے، اس رسالے میں کیا ہے؟ سنئے! (□) 3 شخص جنت سے ابتداً محروم (□) پڑوسیوں کی اہمیّت (□) اعلیٰ کردار کی سند (□) دیّوث کی تعریف (□) اولاد کو ادب کیسے سکھایا جائے (□) گھر میں مدنی ماحول نہ ہونے کی ایک وجہ (□) اہلِ خانہ کو دوزخ سے کیسے بچائیں (□) رشتہ داروں سے صلہ رُحمی کے مدنی پھول (□) کن رشتہ داروں سے صلہ رُحمی واجب ہے؟ اس کے علاوہ مزید معلومات حاصل کرنے کیلئے **"امیرِ اہلسنّت** کا رسالہ **" احترام مسلم "** کا خود بھی مطالعہ کیجئے اور اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب اور **نیکی کی دعوت عام کرنے کی نیت سے گھر گھر، دکان دکان یہ رسالہ تقسیم بھی کیجئے۔** جیبی سائز 7 روپے بڑا سائز 12 روپے

الحمد للہ عزّوجل! مجلس تراجم کی طرف سے اس رِسالے کا 13 زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے، جن میں ”ہندی، گجراتی اور عربی

---

[1] ... تاریخ ابن عساکر، ۱۹/ ۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

www.dawateislami.net

وغیرہ شامل ہیں، یہ رِسالہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ(www.dawateislami.net) سے ڈاؤن لوڈ اور پرنٹ آوٹ بھی کیا جاسکتا ہے۔

تذکرہ امیر اہلسنت(قسط6) کا رسالہ "حقوقُ العباد کی احتیاطیں" اس رسالے کے مطالعے سے آپ جان سکیں گے:(☐) سُوئی لوٹانے کا کیا نتیجہ ملا؟(☐) امیر اہلسنّت نے پینٹر سے معذرت کیوں کی؟(☐) امیر اہلسنّت نے ہزاروں کے مجمع میں معافی کیسے مانگی؟(☐) صدائے مدینہ میں کیا احتیاط کریں؟(☐) امیر اہلسنّت کی خادمین اور چھوٹوں سے معافی مانگنے کا انداز اور **حقوق العباد کی احتیاطوں سے مالا مال** مدنی پھولوں کا گلدستہ بنام" **حقوقُ العباد کی احتیاطیں**"۔۔(☐)15 روپے ہدیہ

کتاب "(تکلیف نہ دیجئے)" اس کتاب میں آپ پڑھ سکیں گے:!(☐) کون اچھا اور کون بُرا؟(☐) 12 اچھی اور 2 بُری خصلتیں(☐) مسلمان کو گھور کر دیکھنا کیسا؟ (☐) نقصان اٹھانے والے 3 افراد (☐) میزبان کو تکلیف دینا کیسا؟(☐) اپنی ضرورت کی چیز دے دینے کی فضیلت اور اس کے علاوہ بہت سارے معلوماتی مدنی پھولوں کو انمول خزانہ 90 روپے۔۔۔

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا جدول

تاریخ	سُنّتیں، آداب اور فضائل کا بیان مع حوالہ	دُعا مع حوالہ	اختتام پر مدنی انعامات کے رِسالے سے فکرِ مدینہ کروائی جائے۔
3 اگست 2017ء	روزۂ نفل کے 12 مدنی پھول (مدنی پنج سورہ ص 312)	دُرودِ شفاعت (مدنی پنج سورہ ص 172)	
10 اگست 2017ء	وضو کی 14 سُنّتیں (نماز کے احکام ص 15)	دُرودِ رضویہ (مدنی پنج سورہ ص 171)	

عشاء کی جماعت کا اعلان: تمام شرکائے اجتماع عشاء کی نماز، باجماعت ادا کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

www.dawateislami.net